فاطمہ ریاض
#063

روزے کی اہمیت اور فلسفہ بیان کریں نیز اس کے انفرادی اور اجتماعی فوائد و ثمرات بیان کریں۔

جواب:
تعارف:
روزہ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے۔ روزہ کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہر سال میں رمضان میں یہ فریضۂ عبادت سر انجام دیا جاتا ہے۔

لغوی معنی:
صوم عربی زبان کے لفظ سے نکلا ہے جس کے معنی ہے "رک جانا" اور "ترک کر دینا"۔

اصطلاحی معنی:-
روزہ سے مراد صبح آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ رکھنا، بھوکا پیاسا رہنا اور احکام الٰہی ادا کرتے رہنا روزہ کہلاتا ہے

روزے کی اہمیت:-
روزہ کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ روزہ فرائض عبادات میں شامل ہے اور اس کو پورا نہ کرنے والا سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اور اس کو ادا کرنے والا اجر عظیم کا حق دار قرار پاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
الصوم لی اجر فی منہ
ترجمہ: روزہ (خالص) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر

دوں گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصوم جنۃ

"روزہ ڈھال ہے"

روزہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو خاص میرے لیے ہے اور میں جتنا چاہے اس کا اجر عطا کر دوں ۔ روزہ انسان کی گناہوں سے بچنے اور برائی سے روکنے کے لیے سایہ دار درخت کی اہمیت رکھتا ہے ۔

روزہ کا فلسفہ:

روزہ انسان کی ابدی و اخروی زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے ۔ یہ انسان کے اندر تحمل و برداشت تزکیہ نفس، تقوی، اطاعت امر، اجتماعیت، شکر، عدل و انصاف کی فضا قائم کرتا ہے ۔ روزہ کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی بندگی کا احساس ہے ۔

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا:

ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے ۔ روزہ رکھنے والوں کو جنت کی خوشخبری سنائی گئی اور روزہ نہ رکھنے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے ۔

رمضان کے مہینے میں بنا کسی عذر کے روزہ چھوڑنے والا باقی تمام سال کے بھی روزے رکھ لے اور وہ اس ایک روزہ کی تلافی نہیں کر سکتا ہے ۔

Scanned with CamScanner

روزہ کے انفرادی اور اجتماعی ثمرات:

روزہ انسان کی انفرادی زندگی کو بہتر بنانے کیلیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کی اجتماعی زندگی کو بھی بہتر بناتا ہے۔ اور انسان کی اخلاقی سماجی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ روزہ عبادت الہی کا احساس، تقوی، ضبط نفس، شکر، اجتماعی عدل وانصاف کی گہری فضا پیدا کرتا ہے۔ جو انسان کو اس کی بہتر زندگی گزارنے میں بنیادی اہم کرتی ہے

روزہ کے انفرادی ثمرات:

احساس بندگی:

روزہ انسان کے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ اس کا ایک خدا نہ قدرت کو چلانے والی مافوق الطبیعاتی ہستی موجود ہے۔ جو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ انسان کے وجود پر بھی خالق ہے۔ اور ایک انسان کو اللہ تعالی کے بنائے گئے احکامات کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔ جب انسان کو یہ احساس ہوتا ہے تو وہ کوئی بھی ایسا کام سرانجام نہیں دیتا جس سے اسکی سرزنش ہو۔ اور اللہ تعالی ناراض ہو روزہ انسان میں بندگی کا احساس پیدا کرتا ہے کہ صبح سے لے کر شام تک انسان اپنے آپ کو برائی کے کاموں سے باز رکھتا ہے کھانا، پینا چھوڑ کر اللہ کو راضی کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور اس سے انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کو راضی کرنے کیلیے ہر عمل انجام دے۔ اور اپنے آپ کو برائی سے ہر ممکنہ طور پر دور رکھے

اطاعت امر:

روزہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تسلیم کرنے کا اور ان پر عمل کرنے کا درس دیتا ہے۔ کیونکہ صرف بھوکا، پیاسا رہنے سے روزہ کا اصل مقصد پورا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ روزہ رکھنے کے بعد اپنے دنیاوی کاموں کو احسن طریقے سے انجام، نماز کی پابندی کرنا، گالی گلوچ سے محفوظ رہنا اس کے مقاصد میں شامل ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اطیعو اللہ و اطیعو الرسول

ترجمہ: اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

ضبط نفس:

روزہ انسان کے نفس کو برائی کے کاموں سے روکتا ہے۔ اس کھانے، پینے، نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے سے روکے رکھتا ہے۔ اور انسان کی زندگی کو نظم و ضبط میں لے کر آتا ہے۔ جب انسان 720 گھنٹے اس کی مشق کرتا ہے تو اس سے انسان اپنے نفس پر قابو پانا سیکھ لیتا ہے۔ اور وہ رمضان کے بعد بھی اپنی زندگی کے معاملات میں اسی نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتا ہے

تعمیر سیرت:

تعمیر سیرت کی بنیاد تقویٰ پر قائم کی گئی ہے جب انسان کی تربیت کا آغاز ہوتا ہے تو بہت سے کاموں سے اس کو روکا جاتا ہے۔ وہ اسکی بنا پر ہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے انسان روگردانی نہ کرے۔ روزہ تقویٰ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

یا یھا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

(البقرہ)

ترجمہ:

اے لوگو ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں۔ جیسے تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

روزہ کے اجتماعی اثرات:

روزہ انسان کی اجتماعی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ روزہ انسان کو معاشرے میں رہنے اور دوسروں کا دکھ درد محسوس کرنے کے قابل بناتا ہے

اجتماعی اور پاکیزگی کی فضا:

روزہ انسان کو اجتماعیت کا درس دیتا ہے۔ ایک مخصوص مہینہ میں اپنے فرض کی ادائیگی کو یقینی بنانا، انسانیت کو اکٹھا رہنے، ایک دوسرے کے ساتھ میل جول کا درس دیتی ہے۔ اور واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسان برابر ہے۔ جس سے ایک سکون اور پاکیزگی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کی بندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

مساوات کا درس:

روزہ انسان کو آپس میں بھائی چارہ، مساوات کا درس دیتا ہے۔ روزہ انسان میں موجود بگاڑ کو

Scanned with CamScanner

ختم کرنا ہے۔ اس سے امیر اور غریب کے فرق کو ختم کرتا ہے۔ بیشک امیر امیر ہی رہتا ہے لیکن کچھ دیر کے لیے روزہ کی حالت میں اسے احساس ہوتا ہے کہ غریب انسان اپنی زندگی میں کس قسم کی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کرتے۔

روح کی غذا:

روزہ انسان کے جسم میں روح کو طاقتور بناتا ہے۔ یہ انسانی جسم کی وہ غذا ہے جس کے بغیر انسانی جسم ایک لاش کے سوا کچھ نہیں ہے۔ رمضان کے مہینے کے روزے رکھ کر انسان اپنی روح کو طاقتور بناتا ہے اور یہی سبق جب معاشرے کی اصلاح کا موجب بنتا ہے تو انسان اور اسکا معاشرہ خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ٹھہرتا ہے۔

شکر:

روزہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ انسان اپنے مقصد کے حصول کو پہنچتا ہے اور تزکیہ نفس کرتا ہے۔

خلاصہ بحث:

روزہ کو اسلام میں بڑی اہمیت کی حامل عبادت ہے اسکو ادا کرنے پر ثواب اور روگردانی کرنے پر گناہ ملتا ہے۔ اسی روزہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر خاطر خواہ اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس کے ذریعے انسان تزکیہ نفس، اطاعت امر، تعمیر سیرت، اجتماعی اور پاکیزگی کی صفات پیدا کر سکتا ہے۔ اور اقبال کے شاہین ہونے کا مرتکب ٹھہر سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل نواز، اس کی نگاہ دل گداز
نرم دم گفتگو، گرم دل جستجو
رزم میں ہو بزم میں، دل پاکباز

Scanned with CamScanner

فاطمہ ریاض

#063

اسلام میں حج اور اسکے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات پر تفصیلی شذرہ قلم بند کریں

جواب:

حج کا تعارف:

حج اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے مسلمانوں پر حج 9 ہجری کو فرض ہوا۔ حج سے مراد **زیارت کا ارادہ** کرنے کے ہیں۔ حج شرعی عبادت ہے اور زندگی میں ایک دفعہ صاحب استطاعت افراد پر فرض ہے۔ حج حکمتوں سے بھرپور عبادت کا نام ہے۔ جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتی ہے۔ حج کا مقصد انسان کی زندگی میں ضبط نفس، اخوت، کسب حلال، اللہ کی اطاعت، سنت کی پیروی، آخرت کی یاد، اتحاد عالم اسلام باہمی لین دین، اسلامی جغرافیائی تاریخ غرض کہ ہر پہلو کے بارے میں جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ جس پر عمل کر کے انسان دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

حج کے روحانی اثرات:

حج صرف ظاہری مراسم ادا کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ انسانی روح کو طاقتور کرتی ہے اور انسان کو

رہنمائی عطا کرتی ہے کہ کس طرح سے دنیا کی زندگی
میں استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دعائے ابراہیمی:

حضرت ابراہیمؑ نے دعا فرمائی:

ترجمہ: "خدایا، میری یہ دعا قبول فرما، بیشک تو سننے
والا اور جاننے والا ہے۔ اے میرے پروردگار ہمیں
اپنا فرماں بردار بنا۔ اور ہماری اولاد میں سے ایسا گروہ
پیدا کر جو تیری فرماں برداری کرے۔ اور ہمیں اپنی
عبادت کے طریقے بتا۔ اور ہم پر کرم فرما۔ بیشک تو
نظر کرم فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

اللہ کی محبت و اطاعت کا فروغ:-

انسان جب حج کی نیت باندھ لیتا ہے تو وہ کوئی
ایسا عمل سر انجام نہیں دیتا جو خدا کی مرضی کے خلاف
ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں خود کو ڈھال دیتا ہے
ارشاد باری تعالیٰ ہے

فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج
(القرآن)

ترجمہ:- جب کوئی حج کرے تو کوئی فحش بات نہ کرے
اور نہ کوئی گناہ کرے۔

اللہ کی عبادت کا حقیقی مفہوم:-

انسان جب عبادت کا اصل مقصد سمجھ جاتا ہے تو وہ
اپنی دل وجان سے مناسک حج ادا کرنے کی کوشش

کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا اجر عظیم ہے
اور وہ جنت سے بڑھ کر نہیں۔
نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ

مبرور حج کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں

جذبہ و ایثار کا فروغ:

حج کے موقع پر انسان اپنی بہت سی خواہشات
کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ کی رضا میں
راضی ہوتا ہے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے
کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس طرح انسان کے اندر خوشی سے
قربانی کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے

سنت کی پیروی:

حج کے موقع پر انسان ~~انسان~~ سنت ابراہیمی
کی پیروی کرتا ہے۔ جس جگہ آپؑ کھڑے ہو کر
کعبہ کی تعمیر کی۔ اس جگہ کو اللہ تعالیٰ نے نماز
پڑھنے کی جگہ بنا دیا۔ حج کے موقع پر قربانی کرنا
حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی کی یاد دلاتا ہے

آخرت کی یاد:-

مناسک حج کے دوران انسان بار بار لبیک اللھم
لبیک کی صدا لگاتا ہے اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتا
ہے کہ اے اللہ میں حاضر ہوں اور یہ اسکو آخرت
کی یاد دلاتا ہے کہ ایک دن اسکو بارگاہ الہی میں

Scanned with CamScanner

Day: Date:

حاضر ہوتا ہے۔ اور اپنے اعمال کا حساب دیتا ہے۔

حج کے اخلاقی اثرات :

حج کے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے
یہ انسان کے اخلاقیات کی نشوونما میں اہم کردار ادا
کرتا ہے۔

انسانیت کا فروغ :-

حج کے موقع پر مختلف رنگ و نسل کے افراد موجود ہوتے
ہیں۔ انسان ان سے بات چیت کرتا ہے ان
کے کام آتا ہے۔ ان کے دکھ درد کو محسوس کرتا ہے
اس سے انسانیت کو فروغ ملتا ہے۔

شعر: ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ بندہ رہا نہ بندہ نواز

سادگی کا درس :

حج کے موقع پر انسان ایک مخصوص قسم کا لباس
پہنتا ہے جسے احرام کہا جاتا ہے۔ احرام باندھ کر
انسان خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اور مناسک
حج ادا کرتا ہے۔ جس سے انسان اپنی ذاتی زندگی
میں سادگی پر زور دیتا ہے۔

کسب حلال :

حج کی ادائیگی کیلئے انسان تب روانہ ہوتا ہے جب
اپنے خاندان کے نان و نفقہ کے علاوہ اس کے پاس
رقم بچی ہے۔ اور وہ رقم اللہ تعالی کے بنائے

Day: Date:

ہوئے طریقے سے حاصل کی گئی ہوتی ہے تاکہ
انسان کی اپنی طرف سے کوئی کمی نہ رہ جائے۔

الکاسب حبیب اللہ

محنت سے کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔

اخوت و بھائی چارے کا درس :

حج کے عظیم الشان موقع پر تمام انسان مل جل
کر ایک دوسرے کے خیر خواہ بن جاتے ہیں اور
ایک دوسرے سے مل بانٹ کر کھاتے پیتے ہیں ایک
دوسرے کو جانتے ہیں ایک دوسرے کا احساس
کرتے ہیں۔

شعر: بندہ و صاحب و محتاج و غنی سب ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

مساوات کا درس :-

مساوات سے مراد برابری کا درس دینا۔ اللہ
تعالی کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں۔ وہ کسی بھی
رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ اللہ تعالی
حج کے موقع پر بھی اسی بات کا درس دیتا ہے
کہ تمام انسان مل کر مناسک حج ادا کرتے ہیں۔
اللہ کی نظر میں وہ مسلمان ہیں۔

کسی عربی کو کسی عجمی پر کسی کالے کو کسی گورے
پر کوئی برتری نہیں سوائے تقوی کی بنیاد پر

Scanned with CamScanner

حج کے سیاسی اثرات:

اتحاد عالم اسلام:

انسان حج کی ادائیگی پر مختلف اقوام اور ممالک کے لوگوں سے ملتا ہے۔ مختلف اسلامی ممالک کے لوگوں مناسک حج کی ادائیگی کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس طرح عالم اسلام کا اتحاد بن جاتا ہے۔ اور جب مسلمان اتحاد سے کھڑے ہو جائے تو وہ ہر مشکل کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اپنی قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں رسول ہاشمی

تجارتی لین دین:

جب مختلف ممالک کے لوگ آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے سے باہمی لین دین بھی بڑھتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کیلئے ایک دوسرے پر انحصار کر سکتے ہیں۔

باہمی ہم آہنگی:

جب تمام انسان ایک موقع پر اکٹھے ہوتے ہیں تو ان میں باہمی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ مختلف رنگ و نسل، ثقافت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو آپس میں جان پہچان بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔

مصنوعات کا لین دین:

مختلف ممالک کے لوگ جب سعودی عربیہ میں اکٹھے ہوتے ہیں تو پھر وہاں کے مقامی لوگوں کی خرید و فروخت میں اضافہ ہوتا ہے۔ لوگ ان سے اشیاء خریدتے ہیں۔ اور اس آپس میں لین دین بڑھتا ہے۔

اسلامی جغرافیہ سے شناسائی:

حج کے موقع پر مختلف جغرافیہ سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ان کی روایات، طور طریقوں کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔ اور ان سے ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

حاصل کلام:

حج ایسی عظیم الشان عبادت ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے منبع روشنی ہے۔ یہ ایک ایسا درخشاں ستارہ ہے جو زندگی کے اخلاقی، روحانی، سیاسی پہلوؤں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور انسان کی زندگی کو ایک راستہ فراہم کرتا ہے۔ جس پر چل کر انسان دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ حج کی شان جامعیت کو سمجھ کر اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرخرو ہو جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner